نمبر ۱۸	بمبئی دوشنبہ ۲ صفر المظفر ۱۳۱۹ھ مطابق ۲۰ مئی ۱۹۰۱ء	جلد ۶

مقدمۃ الجیش

واہ ری اسلامی تدبر

شاہ ایران مظفرالسلطان نے سیر انگلستان کیا کی۔ کر اونکی آزادی بے تعصبی کی صدی کو سون آگے بڑھ گئی خدا اونکو عقل سلیم عطا کرے تاکہ وہ خاص معاملات میں احتیاط سے کام لیا کرین۔ یہان ایک پارسی کو جو قونصل مقرر کیا پولٹیکل لحاظ سے تو یہ بہی خلاف تدبر ہے۔ کیونکہ ہزار کچھ ہو۔ اپنا اپنا ہی ہے۔ اور غیر غیر ہی۔

خیر یہ تدبیر بھی ایسی ہے۔ اور ہر انسان کو تمیز نہیں پہ غضب۔ تو دیکھو کہ شاہ ایران نے اپنے صاحبزادے بلند اقبال کا اتالیق اپنے ہر طرح کی نگرانی و تربیت کے لئے ایک یہودی کو مقرر کیا ہے۔ اتنی نہ سمجھے جب بچپن ہی سے انہیں اسلام کی صحبت میں گذرے گی تو اسلامی جوش خاک پیدا ہو سکتا ہے۔

آلات سے آلات لڑالو

انگریزی اخبارات غالباً اس خبر سے بہت چونکے ہون گے کہ ترکی سلطنت کو فوجی ترقی سے بڑی اپنی بیماری دور نہیں کی ہے جبکہ ہر طرح اوسکی حالت درست ہو گئی ہے جس سے وہ عرفت میں ولایتی کارخانون کی دھوم ہو، ترکی سلطنت آپ بھی کم نہیں۔ ترکی کارخانے ہر طرح کا آلہ انگریزی کارخانون کو دیا دکھا سکتے ہیں کہ اونکی عقلیں چکر ہو جائیں۔ حال کا ذکر ہے کہ قسطنطنیہ میں جہاز کے آلون کی شہرت مشہور ہو گیا تھا کہ ولایتی اوزارون سے بہتر اور کہیں کے نہیں بنتے بلکہ نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ولایت سے تمام سامان منگا لیا گیا جب وہ پہونچا۔ تو علیحضرت نے اپنے ہان کے کارخانے کے افسر کو بلا کر وہ اوزار دکھائے اور کہا کیا تم ایسے بنا سکتے ہو۔ عرض کی بفضل خدا اس سے اچھے بن سکتے ہیں چنانچہ بنا کر پیش کر دئیے۔ وہان کے کل انگریزی دنگ رہ گئے

یہ ہفتہ ندارد

اس ہفتہ چندہ حجاز ریلوے کی فہرست دیکھ کر مسلمانون کو سخت تعجب ہوگا کہ کیا چندہ دینے والون کو سانپ سونگھ گیا یا حضرت ضیا بدایت کے کل منی آرڈر ہڑپ کر گئے۔ کیا کہین اس کی نسبت زیادہ لکھتے ہوئے ہمین شرم آتی ہے۔

اس ہفتے کل ایک منی آرڈر دھمکا کا نگ سے پہونچا کا آیا صرف ایک نام کے لئے سارا کالم کیسے۔ وکہ تو آئندہ ہفتہ انشاء اللہ چندہ بیس نامون کے ساتھ اسکی رسید بھی شایع کر دیجائیگی؟ کیون بھی مسلمانو! کیا تمھاری حمیت و غیرت میں جمادہ پھر گئی۔ کیا تمھاری نفس لحوجیان مگر آتی بھی اجازت نہین دیتین کہ تم مکہ معظمہ کی ریل بننے کے لئے ایک روپیہ بھی اطمینان کرو کیا تمکو مکہ معظمہ سے کچھ بھی واسطہ نہین رہا۔ یا علیگڈہ کالج

بہ دیسی ذلیل و دیسی ذلیل

اسمین تو ذرا بھی شک نہین کہ دیسی ذلیل ہین۔ اور یہ ذلت ہی کے قابل ہین۔ انکے اعمال انکی کرتا اور نیتیان انکے آگے آرہی ہین۔ بعضے اپنی اکڑ فون اور ذاتی جہالت کی وجہ سے اسی قابل ہین۔ کہ ان کو ہمیشہ جوتیون ہی مین جگہہ دیجائے۔ اسسٹنٹ کمشنر بہادر کوہ مری کو جو دیسیون کے جوتہ سے نفرت ہوگئی کہ وہ کسی دیسی کو اپنے اجلاس مین جوتیون سمیت دیکھنا گوارا نہین کرسکتے۔ یہان تک کہ قانونی پیشہ لوگون کو بھی ننگے پاؤن اجلاس مین کھڑا رکھتے ہین۔ صاحب بہادر کی یہ نفرت ہمارے نزدیک تو قابل نفرت نہین دیسی لوگ اسی قابل ہین۔ مگر ہم صاحب بہادر سے یہ پوچھتے ہین کہ غدر سے پیشتر اور غدر کے ایک عرصہ بعد تک جو ولایتی حکام یہان آتے تھے۔ وہ دیسیون کو کرسیون پر کیون جگہہ دیتے تھے۔ اور کیون انہون نے یہ اصول ٹھہرالیا تھا کہ زبان شیرین ملک گیری۔ زبان ٹیڑھی ملک بانکا۔ اور کیون وہ انگریزی سنجیدگی اور خلاق کے ذریعہ سے تسخیر قلوب کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اُس زمانے مین تو انگریزی تہذیب کا ہندوستانیون مین نام نشان بھی نہ تھا۔ نہ وہ لوگ انگریزی تعلیم کے پاس پھٹکے تھے نہ وہ لوگ انگریزون کی جوتیون کے خاک بنے ہوئے تھے۔ نہ وہ خوشامدی ٹٹو تھے۔ صرف اسی حد تک گورنمنٹ کے فرمانبردار تھے کہ جس حد تک انگریزی قوانین کے رو سے رعایا کو فرمانبردار ہونا چاہئے۔ اس زمانہ کے دیسیون نے اپنی ترقی اور انگریزون سے شیر و شکر ہونے کے لئے جو انگریزی تعلیم کے ذریعہ سے شایستگی حاصل کی۔ اور حد سے زیادہ جو انہون نے گورنمنٹ کا فرمانبردار بنادیا۔ بس فرمانبرداری اور انگریزی تعلیم حاصل کرنے کا یہی نتیجہ ہے کہ دیسیون کو اسقدر ذلیل کیا جاتا ہے اسسٹنٹ کمشنر صاحب! آپ یہ بھی طرح سمجھ لین کہ آپ کا ہم

مسٹر پینل چلدیئے

مسٹر پینل جو نہ خاص ولایتی تھے اور سشن جج کے عہدہ پر ممتاز تھے۔ اسلئے وہ گورنمنٹ کے ہاتھون سے صاف نکلگئے۔ سوائے اسکے کہ اونکو معطل کردیا گیا۔ لفٹنٹ گورنر اپنی قوت سے اونکا کچھ نہ بنا سکے نہ وائسرائے بہادر کچھ بگاڑ سکے۔ پارلیمنٹ مین جو اونہون نے عرضی بھیجی تھی اوسکے جواب کا اونہون نے ایک مہینہ سے کچھ زیادہ انتظار کیا۔ جب وہان سے کچھ جواب نملا تو دادخواہی کے لئے خود چل کھڑے ہوئے۔ وہ پہلے ہی کہہ چکے تھے کہ اگر میری عرضی کا جلد جواب نملا تو مین یہان سے چل پڑونگا۔ چنانچہ وہ چلتے ہوئے ہم ہی کو یہان آئے۔ اور ۲۰ کو پوڈونچ سٹیمر مین ولایت کو روانہ ہوگئے۔ یہان اونکی نہ کچھ آؤبھگت ہوئی نہ کچھ ہمدردی ظاہر کی گئی جیسے آئے ویسے ہی نکل گئے۔ صرف ایڈوکیٹ (انگریزی اخبار) کے وکیل نے اونسے ملاقات کی اور اونکا حال پوچھا اونہون نے ساری سرگذشت بیان کردی۔ پھر یہ کہا کہ اب مین ولایت اسیغرض سے جاتا ہون۔ کہ خود اپنے مقدمہ کو پارلیمنٹ کے پیش کرون۔ ایکطرفہ کی کہانی گڑ سے میٹھی ہوتی ہے۔ خدا جانے گورنمنٹ ہند نے پارلیمنٹ کو کیا کیا لکھدیا۔ اور کیسے کیسے فقرہ بازیون سے اونکے کان بھر دیئے۔ اب مین جاکے کل واقعہ تشریح کیساتھ بیان کرونگا۔ اور گورنمنٹ ہند کی پالیسی پر سر میدان بحث کرونگا۔ پھر جو کچھ ہوگا وہ دیکھا جائیگا۔ اسکے بعد وکیل مذکور نے پوچھا کہ آپکو ہندوستان کے انگریزی اخبارات سے تو کچھ شکایت نہین۔ اونہون نے کہا کہ مخالفت کی تو شکایت نہین۔ مگر ہان یہ شکایت ضرور ہے کہ مین نے ایک چٹھی نواکھالی کے پلیڈر کو اپنے مقدمہ کے متعلق لکھی تھی۔ وہ اخبار بنگالی اور پایونیر مین ناتمام شایع کی گئی۔

دیسی : بندر کا بچہ

ہندی سلسلہ ۔ ون کی

صاحب بہادرون کی تہذیب و شایستگی ماشاء اللہ چشم بد دور۔ اگر انکو تہذیب مین بجد نمشتہو تو بیجا نہ ہوگا۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ گورنمنٹ نے ہم کو جس تہذیب اور شایستگی کی تعلیم دی۔ بعض صاحب بہادرون کی تہذیب اوس کے برعکس ہے۔ جسقدر کہ ہم انگریزی قوم کے ہر فرد بشر کو سر پر چڑھاتے جاتے ہین اوسیقدر انگریزی قوم مین سے بعض نیم وحشی تہذیب کے پتلے ہمکو اپنی نگاہون سے گراتے جاتے ہین۔ غالبًا وہ اپنے دل مین یہی سمجھتے ہونگے کہ ہم فاتح ہین۔ ہمنے بزور شمشیر ہندوستان کو لیا ہے۔ کل ہندی رعایا ہماری غلام ہے۔ اور ہمکو گورنمنٹ نے بیت دیا کے جگہ بند کر لیا ہے۔ اب وہ کرہی کیا سکتی ہے اوس سے برتاؤ بھی ایسا ہی برتنا چاہئے کہ جیسے آقا اپنے غلامون سے برتتے ہین۔ وہ بدنام کنندہ نکو نامے چند دیسیون کو اس قابل سمجھنے لگے ہین کہ اگر انسے اوٹھتے جوتی بیٹھتے لات کا برتاؤ بھی برتا جائے تو کچھ بیجا نہین۔ آجکل بعض صاحب بہادرون کو فاتحیت کا زیادہ جوش ہو گیا ہے۔ معلوم نہین اسکی وجہ کیا ہے۔ کیا وہ ٹرانسوال کا غصہ بے دست و پا ہندو پر اوتارنا چاہتے ہین یا فاتح اور مفتوح قوم مین خاص امتیاز پیدا کرنا چاہتے ہین۔ اس ہفتے بڑی ایسی دو شکایتین ہندوستانی انگریزی و دیسی اخبارات مین دیکھی گئی ہین کہ جنسے انگریزی قوم کی شایستگی اور منکسر المزاجی ہی پر دھبہ نہین لگتا۔ بلکہ گورنمنٹ ہند کی طرز حکومت پر بھی بٹہ لگتا ہے۔ ایک تو کوہ مری کے اسسٹنٹ کمشنر صاحب کی نسبت ہے جسکی کیفیت صفحہ دو مین درج ہے اور ایک بنگالہ کے ضلع اکاؤنٹنٹ کے اعلیٰ افسر کی نسبت ہے کہ انہون نے اپنے ماتحت مسلمانون کو محرم کی چھٹیان ہی بند کردین اور ایک دیسی ماتحت کو جو معزز عہدہ

انگلستان کا ستارا اینٹھ گیا

جنگ ٹرانسوال کا آخر مین نتیجہ چاہے کیسا ہی مفید نکلے۔ اور ٹرانسوال قلمرو پر ایک ایک کی جگہ چاہے بیس بیس برٹش جھنڈے لہرا لہرا کر گورنمنٹ کی ہوا کیون نہ باندھیں مگر اس وقت تو کچھ ایسی ہوا بگڑ رہی ہے کہ ولایتی رعایا مین سے بعض آثار شورش نظر آ رہے ہین۔ ولایتی رعایا کچھ ہماری طرح تو جٹ بنے ہی نہیں۔ ہزار منہ ہزار باتین۔ جو جسکے دل مین آیا بیباکانہ زبان سے نکال دیا۔ ٹرانسوال جنگ کے متعلق لندن کے بعض بگڑے دل بہت تمسخر اور آزادی کے ساتھ نکتہ چینیان کر رہے ہین۔ وہ ایک عرصہ سے یہی غل مچا رہے ہین کہ گورنمنٹ نے ذرا بھی غور و فکر سے کام نہ لیا۔ جوش مین آ کے جھٹ پٹ بھڑ کے چھتے کو چھیڑ بیٹھی۔ ٹرانسوال کا تمام زمین خانہ ہے کہ جس سے بغیر ستھیڑ کھائے چھوٹے نکلنا دشوار ہے۔ گورنمنٹ اگر اب بھی اپنا دامن جھٹک کر چھڑا لے تو بہت بہتر ہے۔ بہتر ین اور تدبیرین تو ابتدائے جنگ کے زمانے کی تجویز اب تو یار لوگون نے اور بھی کچھ بے پر کی اڑائی شروع کر دین۔ لارڈ سالسبری کے کانون تک خدا جانے کس ذریعے سے یہ باتین پہونچا دین کہ وہ۔ کیون۔ ہم نہ کہتے تھے۔ ٹرانسوال جنگ کا کچھ مزا چکھا۔ بمصداق اسکے کہ دودھ کا جلا چھاچھ پھونک کر پیتا ہے۔ اب تو غالباً تم کسی سے بھی جنگ کرنے کا ارادہ نہ کرو گے۔ اب تم دونون ہاتھون سے اپنی ٹوپی سنبھالو۔ کیونکہ تمہارا ستارا چکر کھا کے بیٹھ گیا ہے۔ اور اسکو ابھارنے کی فکر کرو۔ اخیرو وغیرہ یہ بیہودہ خیالات معلوم کر کے لارڈ سالسبری بہادر بہت ہی جھلائے۔ وہ دل کا بخار نکالنے اور مخالفون کو دندان شکن جواب دینے کا [illegible] تیسری مئی کو انہین خاطر خواہ موقعہ ملگیا۔ وہ ایک جگہ ضیافت مین بلائے گئے

دعوت کھا کے جوش آ گیا

لارڈ سالسبری بہادر مع چیمبرلین و دیگر کھڑے ہوئے۔ پہلے اونہون نے بجائی خطبہ کے گورنمنٹ کی عظمت و شان اور اسکی حکمت عملیون اور پولیٹکل مصلحتون کا وعظ بڑے زور شور کے ساتھ بیان کیا۔ اس کے بعد بہادرانہ لہجہ مین یہ فرمایا کہ بعض کوتاہ فہم ناعاقبت اندیش۔ کم ظرف مغز جو ہماری تجویزون پر بے طرح منہ آ رہے ہین۔ وہ ایک دن ایسی منہ کی کھائینگے کہ پھر عمر بھر زبان نہ ہلا سکینگے۔ ہمکو یہ سنکر ہماری حسرتون پر پانی پھیرا جاتا ہے کہ اب انگلستان کا ستارا چکر کھا گیا۔ وہ دن گئے جو خلیل خان فاختہ مارا کرتے تھے۔ اور ہماری نسبت یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ ہم کبھی لڑنے کا نام نہیں لینگے یہ خیال بالکل غلط اور سراسر بیہودہ ہے۔ ہم نے یہ اچھی طرح ثابت کر دکھایا کہ ہماری قوت اب پہلے سے بھی زیادہ ہے اور حکمت عملیون کے ذریعے سے ہمنے اپنی حکومت کو ایسا مضبوط اور باعث امن بنا دیا ہے کہ کہین فتنہ و فساد کا نام تک نہین رہا۔ ٹرانسوال کی جنگ ابھی تک تمام نہین ہوئی۔ اس مین تو شک نہین کہ اندازہ سے زیادہ عرصہ لگ گیا۔ مگر اسکا کچھ مضائقہ نہین۔ ہرچہ دیر آید درست آید۔ اس کے بعد لارڈ موصوف نے فرمایا کہ ہماری قوت شجاعت کا تمام سلطنتین لوہا مان گئی ہین۔ کوئی سلطنت اب مقابلہ کے ارادہ سے ہماری طرف رخ بھی نہین کر سکتی۔ ہماری فتح و نصرت کا ڈنکا تمام عالم مین بج چکا ہے۔ اب روئے زمین پر کوئی ایسی طاقت نہین جو بیدھڑک ہم سے الجھ بیٹھے۔ ہماری بہادر فوج کی کارگزاریون کا ایسا سکہ جم گیا ہے کہ ہمارے مقابلے مین ہر سلطنت کے جوش پر پانی پھر گیا۔

براتِ عاشقان بر بھپ انجن

پہلے زمانہ کے لیے تو یہ مثل تھی کہ برات عاشقان بر شاخ آہو مگر اس زمانہ کے لیے یہ کہنا چاہیے کہ "برات عاشقان بر بھپ انجن" مگر یہ اوسی شادی کی نسبت کہا جا سکتا ہے جو بذریعہ انجن خان کے ہو۔ یعنے برات ریل کے ذریعہ سے چڑھے۔ اگر انجن کی بھپ ہاتھ آ گئی تو خیر۔ اور اگر ہاتھ سے نکل گئی تو اوس روز کا نکاح بھی پھدک سے اوڑ گیا۔ دولہا میاں کو حسرتون بھرا کلیجہ مسوس کر اور ارمانوں بھرا دل مسل کر بیٹھ جانا پڑتا ہے۔ چنانچہ عظیم گڑھ کے تحصیلدار صاحب کے صاحبزادے کی شادی کا حال ایسا ہی سننے مین آیا ہے کہ ایک وقت کی ٹرین نکل جانے سے رنگ مین بھنگ ہو گیا۔ حالانکہ تحصیلدار صاحب نے احتیاطاً پوری دو گاڑیان ریزرو کرالی تھین تاکہ کہین کھانچہ نہ پڑ جائے مگر جنکشن سٹیشن پر کھانچہ پڑ ہی گیا۔ اور ایسا پڑا کہ پورے ۲ گھنٹے سٹیشن پر برات لوٹ لگاتی رہی اور دولہا میاں ناچتے رہے۔ اسکی وجہ یہ ہوئی کہ یہ سٹیشن جنکشن ہے۔ گرکھپور جانیکے لیے یہین سے لین بدلی ہے۔ دوسری گاڑی کی انتظار مین اونکو یہان ٹہرنا پڑا۔ وہ گاڑی ۲ گھنٹے بعد حسب معمول آئی۔ لیکن صاف نکل گئی۔ تحصیلدار صاحب کے ڈبے یون ہی رکھے۔ اور برات اوسین دھری رہ گئی۔ تحصیلدار صاحبکو سخت پیچ و تاب ہوا کہ وقت مقررہ پر نہ پہونچنے سے کایا پلٹ نہ ہو جائے۔ ۲ گھنٹے بعد دوسری گاڑی اس برات کو لیگئی۔ دولہن والون نے برات کے لیے عمدہ عمدہ کھانے پکائے تھے سب خاک مین مل گئے۔ دولھن کے والد بزرگوار اس کشمکش سے ایسے آزردہ ہوئے کہ اونہون نے اپنے انتظار کا پرچہ اوڑی کے چیز مین کاٹ لیا۔ دوپہر مین ۲ آنے دولھا کے لیے

پولیس کمشنر کی ہر دلعزیزی

جیسے کہ ہمکو حضور والا نیز لارڈ کے بہادر کی خصلتوں اور انکی طرز حکومت سے خوشی حاصل ہوتی ہے ایسے ہی بمبئی کے پولیس کمشنر صاحب کی منصفانہ پالیسی سے فرحت حاصل ہوتی ہے۔ اہل بمبئی کی بڑی خوشقسمتی ہے کہ ایسا بے لوث۔ بے طمع۔ منصف مزاج عالی دماغ خاندانی انگریز اس عہدہ پر ممتاز ہوا۔ بحمداللہ لایزال ہم نہ کسی غرض سے کمشنر صاحبکی تعریف کرتے ہیں نہ کسی لالچ سے نہ کسی دباؤ سے۔ جب کسی حاکم کی کوئی کارروائی قابل قدر اور امن عام قائم رکھنے کی ہو تو ہر اخبار کا یہ فرض ہے کہ اوس حاکم کی خوبیوں کا ذکر کرکے عوام کے دل میں اوسکا اعتبار اوسکی وقعت جمائے تاکہ وہ اوس کے ہر انتظامی حکم کو اپنے لئے مفید سمجھیں۔ اور بے چون و چرا اوسکے کاربند ہو جائیں۔ پولیس کمشنر صاحبکی انتظامی کارروائیوں پر جہاں تک غور کیا یہی ثابت ہوا کہ آپ واقعی ایسے عہدہ کے قابل ہیں۔ انتظامی مادہ آپ میں خاطر خواہ ہے۔ صلح کل کی پالیسی ایسی مدبرانہ ہے کہ کبھی امن عامہ میں فرق نہیں آسکتا۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ ہر فرقہ کی مذہبی حفاظت منصفی سے کرتے ہیں کسی کی لگائی بجھائی کا اثر اونپر نہیں پڑتا اسکے ثبوت کے لئے یوں تو ایسے کئی واقعے ہو چکے ہیں بلکہ کئی بار ہمکو بھی واسطہ پڑ چکا ہے۔ مگر تازہ یہ ہے کہ مولوی ہدایت الرسول صاحب لکھنوی کی جانب سے بعض کوتاہ اندیش بدخواہ اسلام نے پولیس کمشنر کو خبر کر دیا تھا کہ ان کے وعظ سے امن عامہ میں خلل پڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ مولوی ہدایت الرسول صاحب بہت ہی جوش کے ساتھ کام میں لاتے ہیں اور تمام مخالفین اسلام کی [illegible]

خبر لیتے رہتے ہیں

اور سختی کیساتھ اون کے عقاید کی تردید کرتے ہیں اسلئے بربنائے انتظام پولیس کمشنر صاحب کو فرض ہوا کہ مولویصاحبکی زیارت کریں۔ اور اصلی واقعات کی جانچ پڑتال کریں۔ چنانچہ گذشتہ ہفتہ میں مولویصاحب کو معہ چند دیگر معززین کے بلایا گیا۔ پولیس کمشنر صاحب نے مولویصاحب سے نہایت نرمی کے ساتھ بات چیت کی۔ پہلا سوال یہ کیا کہ لوگ کیوں آپ کی برائیاں کرتے ہیں۔ مولویصاحب نے نہایت متانت کیساتھ جواب دیا کہ میں تو ایک معمولی آدمی ہوں حضرت مسیح علیہ السلام خدا کے برگزیدہ بندے اور مقتدر نبی (اور بقول پادری صاحبان کے خدا کے پاک بیٹے تھے) اونمیں کیا عیب تھا؟ پولیس کمشنر صاحب نے کہا کچھ بھی نہیں۔ مولوی صاحب نے کہا پھر کیوں یہودیوں کا فرقہ انکا جانی دشمن ہو گیا۔ اور کیوں انپر طرح طرح کی تہمتیں لگاتا رہا۔ اور کسلئے وہ معصوم نبی (بقول پادریان) یہودیوں کے ہاتھوں سولی پر چڑہائے گئے۔ کمشنر صاحب نے فرمایا کہ یہ اُن لوگوں کی بدمعاشی تھا۔ اس کے جواب میں مولویصاحب نے فرمایا کہ آپ خود عقلمند اور مدبر شخص ہیں اسی واقعہ پر قیاس کر لیجئے۔ یہ سنکر کمشنر صاحب خوش ہو گئے۔ اور انہوں نے مولویصاحب کے بیان کی اچھی طرح دل میں جانچ پڑتال کی۔ اوس کے بعد فرمایا کہ ہم آپکو وعظ کرنے سے نہیں روکتے جہاں آپکا دل چاہے بیان کرے مگر کسی فرقہ کی نسبت سخت سست نہ کہے تاکہ امن عامہ میں خلل نہ واقع ہو۔ مولویصاحب نے کہا کہ میں کسیکو گالیاں نہیں دیا کرتا۔ اور ہمارا اسلام خود ہمکو موعظۂ حسنہ کی ہدایت کرتا ہے۔ پھر میں کسیکو سخت سست کیسے کہہ سکتا ہوں۔ گرہان (باقی آئندہ)

فوج بڑھانیکی ضرورت

آجکل پارلیمنٹ کے ممبروں میں فوجی ترقی پر بحثیں ہو رہی ہیں۔ ایک صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ اب ہمکو فوج زیادہ کرنے کی سخت ضرورت ہے کیونکہ زمانہ نازک ہے۔ اور ٹرانسوال کی جنگ نے ہمکو یہ سبق پڑھا دیا ہے کہ اگر لومڑی کے شکار کو نکلے تو شیر کے شکار کا بندوبست کرلے۔ اسلئے اب ہمیں فرض ہے کہ ہر طرح سے لیس رہیں۔ ایک صاحب نے بڑے زور کیساتھ اس تجویز کی تردید میں اپنی لیاقت صرف کی۔ اور یوں کہا کہ ہمکو فوج بڑھنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ ٹرانسوال کی جنگ میں کروڑوں روپیہ صرف ہو چکا ہے۔ ترقی فوج کے لئے رقم کثیر کا بار ہمیشہ کے لئے اوٹھانا پڑیگا۔ اور بالکل فضول گورنمنٹ کی پالیسی یہ تو ہے نہیں کہ ہمیشہ لڑائی بھڑائی کرتی رہے پھر فوجی اضافہ کی ضرورت ہی کیا ہے۔ پھر ایک دوسرے صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے پہلے شخص کی تجویز کو اتفاق کیا۔ اور تائید میں فرمایا۔ [illegible] اسکے بعد عام رائے لی گئی۔ پہلی ہی تجویز سے اتفاق زیادہ ہوا اسلئے وہ منظور کیگئی۔

ہمارے نزدیک بھی فوج کی ضرورت تو ہے کیونکہ روس [illegible] دو دو ہاتھ کی ٹھہر جائے گی [illegible] اتفاق سے یہ عرصہ دراز ہو۔ گو کہ چینی معاملات کی الجھنوں سے روسی طرف کا کھٹکا تو ہے لیکن اسکا ایسا اندیشہ نہ کرنا چاہئے کیونکہ جاپان [illegible] اگر روس جاپان کا نزلہ کچہ ادھر متوجہ ہوا۔ تو جاپان کو [illegible] گوشت خور دندان شکن کہکر خود الگ ہو جانا چاہئے۔ وہ دونوں آپس میں نپٹ لیں گے۔ اگر جاپان نے روس کا تمام ملک چھین لیا تو اپنے کیا باپ کا گیا۔ اور اگر جاپان کے قدم اوکھڑ گئے تو [illegible] ابھی اس تجویز کو ملتوی رکھنا چاہئے۔

دیکھئے کب بھیا چھوٹتا ہے

چینی سلطنت کا جب خیال آتا ہے تو فوراً ہی آنکھون کے سامنے ایک ہو کا میدان پھر جاتا ہے - اور جس سے یہی پایا جاتا ہے کہ چینی سلطنت کا اب دنیا مین نشان ہی نہین رہیگا - اسقدر آتش نفس اژدہے اسکو گھیرے ہوئے ہین کہ تمام ملک کو وہ ایک ہی سانس مین نذر آتش کر جاینگے - اور جسکا پیٹ اتنا کشادہ ہوگا اور اتنا ظرف ہوگا کہ نگلے ہوے کو چپ چاپ ہضم کر جائے وہ اپنی آتش نفسی سے تمام ملک مین آتش فساد کے شعلے بھڑکا دیگا - اور وہ فساد اس بنا پر ہوگا کہ ایک چین کی ہمدردی کریگا - اور دوسرا نیست و نابود کر دینا چاہیگا - دونون مین کشتم کشتا ہوگی - اور دونون کے داؤن چین ہی پر روان ہون گے - ایک موافقت سے ماریگا دوسرا مخالفت سے - غرض بیچارے غریب کا اب یورپین اژدہون سے نکلنا مشکل بلکہ محال ہے بظاہر اوسپر دول یورپ نے رحم بھی کیا - اور اسکا ملک اسکے حوالے کر بھی دیا - تب بھی وہ آپس کی کشمکش سے اسقدر پیسا جائیگا - کہ اوسکا ناکچھا ڈھیلا ہو جائیگا - سو دو سو برس تک چینی تخت نشین کو یہ معلوم ہی نہوگا - کہ مین بادشاہ ہون یا کوئی معمولی جاگیردار - برائے نام سلطنت کا وجود رہ جائیگا - اسکی وجہ یہ ہے کہ یار لوگون نے ممالک چین کو اپنی شجاعت و قوت کے معائنہ کرانے کا میدان سمجھ لیا ہے - جاپان روس کو آنکھین دکھا رہا ہے - اور فرانس جرمن کو - اب رہی ہماری سرکار بہادر - تو تین مین نہ تیرہ مین - بہرحال ایمانداری کو مدنظر رکھتی ہے - ہان اگر کوئی اس سے امداد طلب کرے - اور اسکی میزان ٹھیک آجائے تو ساتھ دینے کیلئے یہ فوراً مستعد ہو جائیگی ورنہ خاموشی تماشا دیکھیگی

کوئی نہ کوئی تو مردہ بن ہی جائیگا

چینی جنگ مین کچھ عجیب پیچیدگیان واقع ہو گئی ہین - فرانس نے پہلے اپنی فوجکو واپسی کا حکم دیا تھا مگر جرمنی فوج کی نسبت جو اوسنے سنا کہ وہ ابھی ٹلنا نہین چاہتی - اور یہ چاہتی ہے کہ کسیطرح فرانسیسی فوج ٹل جائے - اسلئے فرانس نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ ایک عرصہ تک وہین پڑی رہے -

روسی چالون کا تو کچھ پتہ ہی نہین چلتا - روسی افسر نے آپس کی کشت مشت کے لحاظ سے امدادی فوج طلب کی تھی چنانچہ دو جنگی جہاز اور ہم کروزر روانہ کردئے گئے - روسی افسر نے جو امدادی فوج طلب کی ہے اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ جاپانی فوج کچھ زیادتی کر بیٹھی ہے - لیکن یہ خیال ہی خیال ہے - مقولہ متفقہ مین کشمکش تو ضرور پڑیگی ہے - لیکن تہذیب و شائستگی نے اوسکو بالکل ہیچ کر دیا ہے - نبرد آزمائی کے وقت ہر سلطنت اگر مگر کے چکر مین پڑ جاتی ہے اسیوجہ سے گیدڑ بھبکیون ہی پر خیر گذر جاتی ہے - بنگالی جادو کی سی جنگ زندگی ہو کر رہجاتی ہے - ایک ایک کو گھر مین بیٹھا بیٹھا یہی کہہ رہا ہے کہ ذرا باہر تو نکل مقابلہ کیلئے برسون آستینین ہی چڑھتی رہتی ہین - روس کی فوجی قوت بڑھی ہوئی ہے تو کیا ہوا وہ سبکی زیادہ نامرد ہے - بارہ دو وحشی بگے چلانے کے دو شائستگی اور بیدار مغزی ہی مین مرا جاتا ہے - جاپان جیسی خداسی سلطنت نے منچوریا کے بارے مین اوسکی عزت کرکری کردی مگر وہ مقابلہ مین خاک اوڑا کر ہی رہگیا - یہ تو ہماری گورنمنٹ کریمی عدلنے یہ قسمت عنایت فرمائی ہے کہ بغیر سوچے سمجھے یہ بوئرون کے مقابلہ کیلئے میدان جنگ مین کود پڑی اور بڑے استقلال کیساتھ خود کردہ را علاج نیست کا علاج کر رہی ہے -

دیسیونکی جوتہ سے نفرت

ہندوستانیون کی بدقسمتی کو جہان تک مسیح کے رو دیا جائے - انکا ستارا کچھ ایسا گردش مین آگیا ہے کہ یہ اپنی شامت اعمال سے روز بروز فاتح قوم (انگریزون) کی آنکھون مین ذلیل سمجھے جاتے ہین - انگریزی تعلیم کی بدولت ہندوستانیون مین تہذیب شائستگی تو بہت کچھ پھیل گئی - اور ہندو[illegible] لوگون مین بالعموم یہ بھی خیال پیدا ہو گیا ہے سب ہا ہے ہین زیادہ کوئی ہم سے کم نہین - مگر تعجب ہے کہ انگریزی تعلیم سے وحشی ہندوستانی تو آدمی بنتے چلے - اور صاحب بہادر جو تہذیب شائستگی کے پتلے سمجھے جاتے ہین - اونمین بعض نیم وحشی ہو گئے بعض صاحب بہادرون نے جو دیسیون کیساتھ جا[illegible] سلوک کئے ہین اونکا دہرانا تو بیکار ہے - گذشتہ آنچہ گذشت - یہ واقعہ تازہ ہے - بلکہ واقعہ کیا [illegible] کہنا چاہئے - کہ مری کے اسسٹنٹ کمشنر صاحب [illegible] نازک مزاجی بلکہ انگریز دماغی اسقدر بڑھ گئی ہے کہ اجلاس مین کسی دیسی کو معہ جوتے کے نہین آ[illegible] دیتے - اخبار عام کے نامہ نگار نے اسکی کیفیت [illegible] لکھی ہے کہ صاحب بہادر کی بیہودگی کا مرض یہانتک بڑھ گیا ہے کہ اگر کوئی دیسی اونکے اجلاس مین جوتے پہنے آجاتا ہے تو اونکی آنکھون مین خون اوتر [illegible] اور تماشا یہ کہ دیسیون کے دیسی جوتے ہی نہین جلتے - انگریزی بوٹ بھی اوتروا کے باہر ڈلوا[illegible] جاتے ہین - اور اسیطرح یہ کہ وکیل - گواہ - مدعی مد[illegible] سب لکڑی ہانکی جاتے ہین - ایک وکیل مسٹر [illegible] خاص ولایتی بوٹ پہنے جرح کرتے ہوئے عدالت مین آگئے بہادر کی آنکھ پہلے اونکے جوتے ہی پر پڑی - اونسے کہا [illegible] اور جوتہ باہر کیا - اونہون نے بحیثیت وکیل [illegible] اجلاس صاحب بہادر برہم ہوئے اور وکیل کو زبردستی باہر نکلو[illegible]

معرکۂ آہ وزاری

حسرتناک واقعہ

ایڈیٹر صاحب تسلیم - جاگل پور کے قریب ایک ایسا دل دکھلانے والا گرماگرم سانحہ وقوع میں آیا کہ دیکھنے والوں نے ڈر کے مارے آنکھیں چھپالین - اور سننے والون نے دل تھام لیا - ایک لمبی قلی گاڑی - لکڑی - کوئلے - گھاس وغیرہ سواری لدائی - مجمع مجمع دھواں چھوڑتی - فراٹے بھرتی جا رہی تھی - حضرات قلی تو صحرائی بندوں کی طرح خانہ بدوش ہوتے ہی ہیں - جو سرداروں کے سمیت سمیت چل نکلے مختلف گاڑیوں میں اپنی اپنی سرکیاں تانے دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر دیکھ اللہ پر تھے - گویا گاڑی کے سرین سر ملائے بھر کر یکایک آفت ناگہانی میں پھنس گئے - آگ میں بھنگ کا مضمون ہو گیا - ساری خوشیاں مبدل بغم ہو گئیں "آگیا لاگی" کا شور بلند ہوا - ایک چشم زدن میں ساری گاڑی جوالا مکھی پہاڑ بن گئی - زن و مرد مچھلی کی طرح تڑپنے لگے - منہ پر ہوائی چھوٹ گئی - آگ کے شعلے نیچے جھکتے ہوئے دامن کا پردہ بس مرا - بیہوش عورتوں پر گرانے لگے - دھوئیں کی گھٹا ٹوپ اندھی میں مردوں کی ہمتیں ہوا ہو گئیں - گاڑی کی گڑگڑاہٹ اور ہوائی تندی نے بچوں کی دردناک رونے اثر کر ڈالا - ڈرائیور کو جھنڈی پر جھنڈی دکھلائی گئی - وہ انجن کی آگ بڑھ کاٹنے پر تلا تھا - آگ بگولا ہوا تھا - خبر نہ ہوا - کوئلہ جھونکنے والے سیاہ رو بھی آگ میں آپ جل بھنے تھے - انجن کی شکر گزاری سب مصروف تھے - گاڑی کسی طرح نہ رکی - آگ نے دس رو کیا یا الامان والحفیظ - کمبخت ہوا ایک تو ان ہی بولو تند تھی - گاڑی کی چال و سنسنی کے زور اور سینے اور جلن ڈال دی - غرض سر پر شیطان کے ... اور بھی ساتھ بیان جو آب بیکس مزدوروں پر مصیبت کا پہاڑ پھٹ پڑا - اونکی بیقراریاں انتہا کو پہونچ گئیں حسرت و یاس کی صورتیں - آگ کے پس پردہ موت کی ڈراونی تصویر نظر آنے لگی - مصیبت زدہ قلی چلتی گاڑی پر مرغ بسمل کی طرح تڑپتے تھے - گاڑی پر ٹھہرے ہوئے ہیں تو جل مر کر سیاہ ہو جانیکا خوف - کود پڑیں میں ٹکڑے ٹکڑے ہو جانیکا خطر - نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن - ہر چہار طرف نا امیدیاں منھ لگائے کھڑی تھیں - کسی نے پٹ پہلے سے منھ موڑ مرنے پر ہو سکی امید و نا امیدی اوسکی دیکھا چاہئے - آخر سب کے سب دل مضبوط کر کے دھمادھم دھمادھم گاڑی سے کود گئے مگر افسوس اوس مصیبت کا خاتمہ اس پر بھی نہ ہوا - ریلوے لائن نے بھی ستم رسیدوں کو پناہ نہ دی - ظالم گاڑی تو آگ بگولا ہو رہی تھی چلنے پا افتادہ سواروں کو خوب جی بھر کر کچلتی گئی - اور چلنے ہی پیچھے متعدد آدمیوں کو جلتی ہلاتی پتھریلی سڑک پر لہو میں شرابور چھوڑ چلی - بچنے کی کچھ آس تھی - اور جو موت کی لپٹ سے آخری جانس لے رہے تھے وہ ایک سپیشل گاڑی پر بھاگلپور لائے گئے - لوکل سٹیشن پر پہلے ہی سے خبر تھا - سول سرجن و میڈیکل افسران وغیرہ اور خدمتگاروں کی آو بھگت کیلئے مستعد تھے - جوں ہی گاڑی لگی صاحبان بہادروں نے اپنے ہاتھوں سے درست و بازو جبری نقص کو کر نکالنا شروع کیا - عجیب دردناک نظارہ تھا - کسیکے ہاتھ غائب ہیں تو کسیکے پاؤں ندارد - کسیکی کھوپڑی پاش پاش ہو گئی ہے - کسیکی آنکھیں منہ کے پاس لٹک آئی ہیں - کوئی لنگڑا ہے کوئی لولا - کوئی پیا جل جانے کے باعث سمٹ کر دائرہ کی صورت ہو گیا ہے کوئی فقط خون آلود گوشت کا ڈھیر ہے - غرض سب کے سب خون کے شہابی رنگ میں رنگے تھے - معلوم ہوتا تھا کہ بیدردوں نے ان غریبوں کے کلیجے ڈھیر لگا دیا ہے - تماشائیوں کی آنکھوں سے آنسو کی جگہ خون ٹپکا پڑتا تھا - آخر بڑی مشکل سے تمام مجروحین ڈبو نمبر لا دھبا ندکر اسپتال لائے گئے - علاج معالجہ ہونے لگا - جسکو مرنا تھا وہ تو چل بسے - باقی تیرہ آدمی جو نسبتاً بچے - مگر رہی تھے - اپاہج - لنگڑے - لولے ہو کر زندگی کی گھڑیاں کاٹیں گے - کچھ ہو ملک الموت سے رہائی تو ملی - بخشو بی بی چوہا لنڈورا ہی ہو کر رہیگا -

راقم

ذرا مڑ کر بھی بیدرد قاتل نے نہ دیکھا
تڑپتے رہے نیم جان کیسے کیسے

بقلم

حضرت ل - ح - شہرۂ آفاق المعروف بلبل ہند
از خطہ ... جاگل پور

جو کی تقلید خسرو کی تو کار کو کس بگڑا
چلا جب چال کوا ہنس کی اپکا چلن بگڑا

گزشتہ ہفتہ میں ایک مضمون کہ جسکی سرخی "آزادی کا زور" تحریر تھی - اخبار ہمارا میں شایع ہوا تھا کہ جس میں تذکرہ ایک شرمناک واقعہ کا کہ جو کانپور میں ہوا ہے تھا - خلاصہ مطلب یہ تھا کہ ایک یورپین صاحب نے آزادی کے زور پر ایک ہاردوارٹن عورت پہ تنہا ہی نہیں بلکہ ساتھ میں اور دو ہندوستانیوں کو لیکر خوب ہاتھ پھیری کی - اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر دو ہندوستانی تو سیشن سپرد اور صاحب بہادر یورپین مجسٹریٹ کے حوالے ہوئے - اس واقعہ کے سننے سے کمال حیرت پیدا ہوتی ہے کہ غریب ہندوستانی کس جیسے اس امر نازیبا کے مرتکب ہوئے - گھوڑے کے نعل لگتی دیکھ کر مینڈکی کا بھی سر کھجلایا - یہ نہ سمجھے کہ کجا ہم ہندوستانی کجا صاحب بہادر یورپین - اونکو اپنی آزادی کا زعم بمقتضائے بادشاہ ہونیکا زعم - حکومت کا زور - مرتبہ کا بل - بھلا آپکو خالی خولی کا بھی مروڑ -

حالانکہ اہل ہند وزیر و وزیر اپنے حالات دیکھتے چاہئیں

مگر بڑے افسوس کی بات ہے کہ پہر بہی خواب غفلت سے بیدار ہوکر کان نہیں پہڑپہڑاتے عرصہ تقریباً دو ڈیڑہ سال کا منقضی ہوا ہوگا کہ مختار احمد نامی ساکن دیوبند نے ریل کے سفر مین ایک پادری کی مس کے ساتہ چلتی گاڑی مین زنا بالجبر کیا مس نے اسکی چارہ جوئی کی کہ اس صورت کے ایک شخص نے میرے ساتہ یہ فعل جبراً کیا بہت سے اشخاص پکڑے ہوئے آئے اور مس کے سامنے واسطے شناخت پیش کئے گئے مگر اوس نے سوائے اس مختار احمد کے کہ جو اسٹیشن پر سے جاتا ہوا پکڑا گیا تہا اور کسیکو شناخت نہ کیا یہ مقدمہ بحضور سشن جج پیش ہوا صرف مس کی شناخت پر بلا گواہون اور بغیر دیگر اثبات کے دائم الحبس کی سزا دی اور یہ سزا انتظاماً دیگئی تاکہ آیندہ کوئی ہندوستانی کسی کٹ چٹی کے ساتہ مرتکب ایسے فعل کا نہو۔

اب برخلاف اسکے یورپین صاحب نے ہندوستانی عورت کے ساتہ ایسا ہی نہیں بلکہ اوس سے زیادہ کیا کیونکہ ایجنٹ تو وہی فعل دوسرے نوع کہسوٹ ایسکے شرط اثبات جرم صاحب بہادر کو کیا سزا ہے۔ جہانتک خیال کیا جاتا ہے یہی قیاس مین آتا ہے کہ آخر تو اہل یورپ ہین وہ ایک ہندوستانی آدمی تہا اگرچہ قصور اوس سے زیادہ کیا ہے مگر ویسی سزا پانیکا مستوجب نہیں کیونکہ شریک ہین اور وہ ویسی ہین مگر اس کے ساتہ ہی یہ بہی کہا جاسکتا ہے کہ اگر اونہون نے کچہ خطا کی ہی تو یہ امداد و استعانت یورپین صاحب سے کیونکہ وہ تنہا ایسے امر کرنے کی تاب نہیں لا سکتے تہے صرف صاحب بہادر کی آزادی کے زور نے اس کام کو انجام کو پہونچایا ورنہ غیر ممکن تہا صاحب مجسٹریٹ کے انصاف سے قوی امید کیجاتی ہے کہ یورپین صاحب کی خطا کا وہی قصور کے ہم پلہ تصور فرماکر ضرور کچہ نہ کچہ انتظاماً بہی سزا تجویز فرمادین گے تاکہ آیندہ اور یورپینون کو بہی عبرت ہو کہ برے کامون کے انجام برے ہوتے ہین اور ہندوستانی بہی کچہ عصمت رکہتے ہین اونکو حقیر نہ سمجہنا چاہیئے اپنی جیسی عزت اونکی بہی تصور کرنا چاہیئے اور اون دونون ہندوستانیون کو بہی حسب قصور جیسا اسکے حکام مین آئے سزا دینی چاہیئے

ہاف

ابوالامتیاز مسیح الدین عشرت از دیوبند

ایک انوکہا طالب علم

جناب اڈیٹر صاحب۔ تسلیم آپ کے ناظرین نے توصدہا طالب علم دیکہے ہونگے اور ہزارہا طلبا کی طبیعت کو خیال کیا ہوگا۔ مگر آپ کو ایک انوکہے اسٹوڈینٹ کا حال سناتا ہون کہ آپ کے ناظرین نہایت ہی محظوظ ہونگے اننت پرشاد ایک طالب علم مڈل کلاس گورنمنٹ اسکول فتحپور نے رجسٹرار الہ آباد یونیورسٹی کو لکہا کہ مین اپنے پرائیویٹ قابلیت کے لحاظ سے اپنے ہمعصرون سے کہین فضیلت رکہتا ہون۔ اور اپنے کو اس قابل سمجہتا ہون کہ اگر مڈل کے کسی سبجکٹ کا ممتحن مقرر کیا جاؤن تو نہایت ہی مناسب ہے۔ مگر ہان آپ کے اطمینان کے لئے گنگاجی کی قسم کہاتا ہون کہ کسی سے نہ ظاہر کرونگا۔ اس بیباکانہ لیٹر پر۔ انسپکٹر صاحب بالجبر روپیہ جرمانہ کئے۔ مگر اب تک اون کے دماغ سے اپنی قابلیت کا خیال نہیں مٹا ہے۔

ایس نذیر حسین فتحپور

قطعہ تاریخ کتخدائی محبان صادق الوداد و موثق الاتحاد حضرات والا صفات محفوظ الکریم و منظور الکریم و فضل الکریم رئیس زادگان اندور حالی وارد کہنڈوہ

از احقر نور محمد انور مدرس مدرسہ ہاشمیہ بمبئی۔

بدہ اے ساقی گلفام گلگون	بیار دو دست جام آتش در
بشنو ہریک ازین شادی تعقلا	مجلز ارجہان مثل جن در
انیس و دوستان من گرفتند	کریم الخلق ذی شان نیک گوہر
یکے را نام محفوظ الکریم است	دگر فضل الکریم نام آور
جو نام سومین پرس بگو بہ	کہ منظور الکریم است میں فخر
تمنائے دل ہریک برآمد	شدہ نوشہ بفضل رب اکبر

بگفت انور ہمین مصراع تاریخ

زہے شہ شادی برسر برادر

۱۳۱۸ھ

ولہ

از نتیجہ فکر خاکسار رسیل المتخلص ذبیح بن حاجی قاسم صاحب انجمنی

اداہو شکر اوسکا کس زبان سے	خدا نے یہ خوشی ہم کو دکہائی
جو ہین فضل الکریم نیک عادت	ہین محفوظ الکریم انکے جو بہائی
ہین منظور الکریم نام آور	ہوئی ان بہائیون کی کتخدائی
ہے فضل الہی سے یہ پہلا	تمنائے دل اون کی برآئی

ذبیح شاد دل تاریخ لکہ

عروس نیک جشن کتخدائی

۱۳۰۸ھ

وہ کاٹا

مہمان نوردا۔ السلام علیکم۔ وعلیکم السلام وہ کاٹا۔ آج یہ اپنے سلام علیک کی ساتہ وہ کاٹا کی دم کیسی لگائی۔ واہ کیا خوب آپ بہی بڑی پوچہ کے آدمی ہین۔ مین تو کہتا ہون وہ کاٹا اور آپ فرماتے ہین دم لگائی واہ میرے اوس کے سمجہنے والے۔ اجی جناب سمجہے ہوتے تو آپ سے کیون پوچہتے۔ لاحول ولاقوۃ یہ بہی کوئی پوچہنے کی ہے

سبحان اللہ کیا پر مغز کی بات الگ ہوا کرتے ہے جو کچھ بن نہ آوے وہی پوچھی جاتی ہے - اچھا تو مین ایسی ویسی بات سے زبان نہین خراب کرتا - خیر تو آپ تحریری جواب دیجئے ہان اگر اسکا ٹھیک پتا معلوم ہوتا تو کب منع کیا تھا - اب خوب بن گئے نہ آپ زبانی بتاتے ہین اور نہ تحریری کا اقرار فرماتے ہین یہ جواب کا کون طریقہ ہے - مجھے آپ بڑے سمجھدار معلوم ہوتے ہین آپ ہی بتائیے مین نے تحریر سے کب انکار کیا - صرف ٹھیک پتہ نہ معلوم ہونے کا عذر شرعی - نہ توبہ - قاعدہ کا - ضابطہ کا ہے - جناب بات تو وہی ہے چاہے اوپر سے ناک پکڑیئے چاہے اودہر سے - وہی تری ہان مین نہین والا مضمون ہے - آپ تو عجب نکتہ چین معلوم ہوتے ہین - بہلا اسمین نکتہ چینی کیا ہے مین تو صرف طریق جواب پوچھتا ہون جو تقریر و تحریر کے احاطہ سے باہر ہو - آپنے وہ مثل نہین سنی - دہرہا سے کہو اور بھو رہا ہان کرے - مگر یہان پر وجہ عصبیت کی نہین کھلیان کی معلوم ہوتی ہے - جی آپکو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے اچھا ذرا گوش ہوش سے سنئے اور خوب کان کھڑے کر لیجئے اور دیکھئے تو یہی سبب کیا - واہ واہ واہ - یہ آج ہی سنا کہ کان سے دیکھنے کا بھی کام لیا جا سکتا ہے جی ابہی کیا ہے آگے آگے دیکھئے مین آپکو وہ سیدھا راستہ بتائے دیتا ہون کہ واہی واہ بہت خاصے بات کا جواب ہے ستے دستے لگے راستہ بتانے - تو آپ کو اتنی گھبراہٹ وحشت عجلت اور بہت کچھ سٹ پٹ کیون ہے - تہوڑی دیر سکے منہ مین مہر لگائیے - زبان نہ ہلائیے چپ چاپ - کہئے بیٹھے کان کی راہ نکلتے جائیے جو مین کہتا ہون - ارے میان کچھ بگڑ گئے ہو - پہر وہی بڑبڑ چلی ہی جاتی ہے رکتی ہی نہین - جب کوئی بات کرتا ہے تو سنتے ہین یا خود بک بک مچاتے ہین - خدا کیواسطے کچھ بکو بھی - مین اب ہون ہان بھی نہ کرونگا وچپ ہوگیا - ہان تو اب مین کہتا ہون کہ شتر بے مہار کیطرح اپنے مکان سے اوچھلتے کودتے رسیان تڑاتے ناک کی سیدہ پر سیدھے چلے اور دروازہ لانگھکر سیدہے کلبا مین دیکھ پہونچئے وہان سے بائین ہاتھ بچکر کو مڑ جاؤ اور پہر وہان سے سیدہے دونون آنکھون کے بیچ کے راستہ پر بہاگ نکلئے اور سڑک پر آ دست جھکئے وہان سے داہنے ہاتھ گھوم کر اور کو سیدھے ہو جائیے اور سیدھے دونون ٹانگون کے بیچ کے بیچون بیچ کی راہ نکلئے اور سیدھے تراہے پر آل کے پاس جا نکلئے اور پہر وہان سے داہنے کان کی جگہ ناک سیدہی کرکے دونون کانون کے بیچ کے بیچون بیچ کے وسط کے درمیان مابین کے محور کے مرکز کی سیدہ پر سیدہی چوکڑی بہرئیے اور چونے بازار مین دم لیجئے - بڑی سڑک پر مڑک جائیے داہنے پیر پرم ہے کے پاس پہلے عطار کی دوکان پر پتہ پوچھنا شروع کر دیجئے - وہان آپکو خود معلوم ہو جائیگا - آپ بہی اپنی ٹیک نہین چھوڑتے اتنا فقرہ بکے لیکن وہ بات زبان پر نہ آئی اور ہان تو یہی آپکو تو ٹھیک معلوم نہ تھا پتہ - اب خود ہی لگے راستہ - جس سے مطلب نہ واسطہ - مین تو صرف یہ پوچھتا ہون کہ نہ آپ زبانی جواب دیتے ہین اور نہ تحریری مگر وعدہ بتانے کا کرتے ہین تو یہ کیونکر ممکن ہے - جی جناب یہی کہتا ہون کہ زبانی کہنے سے مجھے انکار اور تحریر کے سنئے پتہ ٹھیک نہ کاغذ اور پرچہ پر کوئی کسی کم از کم ایک پیسہ کا صرف بیکار - جیب خرچ پر اور پوچھی مین ایک شخص ہون یا مجمع الاشخاص کہین آپ نے میرے ہمزاد اور نیکی بدی کے فرشتون کا شمار جدا گانہ تو نہین لگا لیا - دیکھئے پہر آپ لگے زبان لڑانے بڑے افسوس کی بات ہے کہ ذرا آپ سے چپکا نہین رہا جاتا - اب ہم کیا دنیا مین آپ ہی اکیلے ہین - خوب گفتگو مجھ سے ہے زبان سے واسطہ - مطلب - غرض - سبحان اللہ آپکو مطلب نہین یا مجھکو مین تو ایک گھڑی سے سب کو ہانکا چاہون اور سیدہی سے مین نے وہ بات کی ہے کہ ایک ساتھ سبکا منہ بند ہو جائے اور حرف شکایت کسی کی زبان تک نہ آنے پاوے - اچھا تو وہ بات بہی بتائیگا یا یونہی مین مین کئے جائیگا - اب آپ دور کیا ہو چلے ہین ولایتی نسخہ تو آپکو بتا دیا - واہ کوئی نسخہ ولایت سے گڑھکر آیا ہے - آپ اتنی حجت کیون کرتے ہین وہان تک جائیے تو زندہ نرگس اور وہ آپکو خود بتادیگا نسخہ شناخت سمجھے نرگس سمجھے کہ وہ ایک کاغذ ہے جس پر دوا لگی ہین اور دونون طرف لکھا ہے - تو کیا کوئی سرکاری اشتہار ہے جسکا نہ دیکھنے والا خطاوار ہے - یا واقعی کوئی جدید نسخہ ولایت سے گیب پار کر آیا ہے جو عطار نے دوکان پر لگایا ہے - اگر ایسا ہے تو مجھے معاف فرمائیے مین خدا کے فضل سے جیتا جاگتا - اچھا خاصا - ہٹا کٹا کہاتا پیتا - کہتا سنتا - سوتا جاگتا - اوٹھتا بیٹھتا - دوڑتا پہرتا - چلتا پہرتا امین آباد کی سیر کرتا ہون - مجھے نسخہ اور عطار سے کیا کام - پہر آپ لگے لمبی چوڑی ہانکنے - آخر

آپ کا نقصان کیا ہے ذرا دکان تک جائیے
تو ابھی آپ کو خود کہہ دیا جائیگا۔ بشرطیکہ منزل
شل آپ طے کر چکے ہوں اور لیاقت کا دم چھلا
لگ چکا ہو۔ آپ مڈل تک پڑھے اور سند یافتہ
ہیں۔ ورنہ صاف صاف سنا دیا جاویگا۔ لاؤلا
وہ فقرہ آپ کی یا وہ بے تکی باتیں ہیں کہ خدا
کی پناہ منہ سے آتا نہ ہو ٹیگا کہ وہ کیا ہے
اگر کوئی اشتہار ہے یا خط لفافہ دار ہے۔ یا
پوسٹ کارڈ یعنی کھلا ہوا خط ہے یا شادی کا
رقعہ مسرت کا لفعہ ہے۔ آپ کو اس سے کیا
بحث وہ سب کچھ ہے اور کچھ بھی نہیں دیکھنا ہے
تو دیکھ۔ ابجی نہیں تو شکایت نہ کیجئے ورنہ قاعدہ
کا جواب پائیگا اور منھ کی کھائیگا۔ یہ بہت بڑی
ایک ہی نسخہ خط بھی رقعہ بھی۔ اشتہار بھی۔
سبحان اللہ بڑے مجتہد العلوم ہوتے ہیں۔
یہ نہیں خیال کرتے کہ خط اور معمولی رقعہ کا
ایک ڈھنگ۔ اشتہار اور تقاریبی رقعہ کا ایک
رنگ ہے یہ سب کچھ ہی پھر بھی اشتہار اور رقعہ
تقریب میں فرق ہے اشتہار چھپوایا جاتا
ہے اور رقعہ پاس بھیجا جاتا ہے۔ پھر وہی دو
چار روپیوں والا مضمون لائیے۔ کہہ چکا ہوں
کہ آپ ہی اکیلے نہیں اور بھی بہت سے حقدار
امیدوار ہیں جن کے لئے میں نے پیسہ خرچ
کر کے زمانہ کی موافق گذرگاہ عام پر اس قاعدہ کو
برتتے چلتے نوٹس بورڈ پر آویزاں کیا ہے کہ کوئی
آئندہ و روندہ بچ کر نہ جانے پاوے اگر بڑا لکھا نہ
ہو یا نظر چوک جاوے تو خواندہ بورڈ کا نہیں پہونچ
سکے وہ کیوں نہ ہو۔ بہت خاصے سے خوب بیباک
درست۔ بجا۔ صحیح۔ معقول۔ سبحان اللہ۔
ماشاء اللہ۔ جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی۔ این
کار از تو آید و مردان چنین کنند۔ اور ہاں بزرگوں

نے کہا بھی ہے۔ ہر چند گیرد مختصر گیرد۔ اچھا
یہ تو سب کچھ ہوا میری سمجھ میں وہ کاٹا نہ آتا جو سلام
کے ساتھ اضافہ ہوا ہے۔ بریں عقل و دانش
بباید گریست۔ ساری زلیخا سن گئے مگر یہ
نہ معلوم ہوا کہ زن بود یا مرد۔ صاحب سمجھ میں
تو تب آوے کہ کچھ تو آتے ہے کی بات ہو۔ صاف
بیان کرو کر کیا ک بکو۔ کہتے نے کاٹا۔ یا مزاج پرسی
کا فقرہ کاٹا۔ یا کلام کا سلسلہ کاٹا۔ یا مضمون
صاحب سلامت کا کاٹا۔ یا رشتہ محبت کا کاٹا۔ یا
وقت مصیبت کا کاٹا۔ یا دست حسرت کا کاٹا۔ یا حضرت
کھٹمل نے زور سے کاٹا۔ یا میاں مچھر نے شور
سے کاٹا۔ یا سلسلہ پیام کا کاٹا۔ یا کسی ملازم کا
نام کاٹا۔ یا کسی غریب کا پیٹ کاٹا۔ یا کان نے
کمبخت کاٹا۔ یا کسی زمیندار کا گلا کاٹا۔ یا آج سرکا
گلا کاٹا۔ یا پتنگ پیچ ڈال کاٹا۔ یا کسی کا مال کاٹا
یا زمانہ پیچ دلال کا کاٹا۔ یا جان کا جنجال کاٹا۔ یا کسی
پری جمال کا گال کاٹا۔ یا میرا خیال کاٹا۔ یا کسی
بے زبان کا سر کاٹا۔ یا حجام نے ... کاٹا۔ آخر
کیا حضرت آپ تو ایسے پیچھے پڑ گئے کہ کسی طرح
پنڈ ہی نہیں چھوڑتے۔ اچھا لو میں بھی دل کڑا کر کے
کہے دیتا ہوں لے اے لے لے اے لے
میں نے ایک پوسٹ میں سارا وبال سر کاٹا۔ اچھا
آپکو کچھ پہنچے سمجھنے سکنے سننے کا موقع نہیں
رہا بس اب کوئی کھٹکے کیطرح اوڑ جائے
وہ کاٹا۔

الف
گنگ نہیں اصم نہیں غنچہ کی طرح ہم نہیں
بن میں کہیں گے صاف صاف کوئی نہیں رسنا بر
لف
سلم

ع ۔ غ

جو کسی لالچ سے بھی اسلام میں ڈالی گئی
اوس پہ ہر دم ہر زمان پھٹکار لعنت چاہیے

مولانا پنچ سنتے ہوا ایک پرنٹا ستینان معلم
الزندیان مجتہد الفندو نے کیا خوب کام کیا کہ پورے
پورے چالیس سال جلسے کے بعد ایک بت کافر کو رام کیا
کیوں نہ ہو شاباش تم کو تمہاری سنی نا۔ وہ دن ذرا یاد
کر کہ اسلامی دائرہ میں ایک صفر بڑھا دیا یعنی ایک
سنگین دل کافر کو مسلمان کر ڈالا۔ کافر بھی کون
یہودن۔ کون یہودن رسیلی۔ رسیلی بھی کیسی کہ زمانی
اور کیسی زندگی جنکا روزگار زنگوں پر پالنے کے حساب
سے ہے۔ خیر جی اس سے تو ہمیں تمہیں مطلب کیا
کہ وہ کس غرض سے مسلمان ہوئی ہاں اگر شوق
دلی اور مذہبی طریق سے مسلمان ہوتی فعل شنیعہ
سے تائب ہو کر اچھی خاصی کسیکی جورو بن جاتی
تو بیشک مبارکباد کے قابل تھی۔ لیکن سنا ہے
دلی صداقت کا تو ذکر کیا وہاں ظنی خیال بھی
نہیں۔ تفریحی طور پر یہ ہی ایک جلسہ ہو گیا جو گویا
چار روپیہ کی مٹھائی آئی ایک روپیہ میں چینی
پان تمباکو وغیرہ کا انتظام ہوا۔ مبلغ دس سے چنے بھنے
علیہ البلاغت ربود گر گر۔ چلئے چھٹی پندرہ روپیہ
میں خاصی مسلمانی ہو گئی رنگ ڈھنگ طور طریقہ
آگے تھا سو اب بھی ہے بلکہ طرہ بر آن فرمائی ہیں
کر علاج تو کر روگی ہی نہیں ہر دم کا سہاگ چھوڑ کر
ایک کی جورو تو بنے گی ہی نہیں باسی تازی کا مزہ
اور پر لذت کمائی کا چسکا تو چھوٹ ہی نہیں سکتا۔
اس سے پایا جاتا ہے کہ ترقی روزگار کے لئے بعض
بھی بڑا ہو تو تعجب نہیں۔ بہتیرے ملحد پیٹ کے
سگے ایسے ہوتے ہیں جو شکم پروری کے لئے کبھی
کبھی ہندو کبھی یہود گاہے نصارا گاہے مسلمان

کبہی مقلد کبہی غیر مقلد گاہے رافضی گاہے ناجبی
کہین کچہ کہین کچہ۔ اگر اسیطور پر اوس نے بہی
سمجہا ہے تو شان اسلام مین کیا فرق آیا وہ
آپ آگ کہا ئے گی انگارے اگلیگی۔ اچہا صاحب
وہ جانے اوسکا کام ہم کون کہ خواہ مخواہ بیچ مین
کودین اور دخل در ...... کرین۔ مگر ہان اوس
مہذب الذہاب و مخرب اخلاق گروہ سے دو چار
سات پانچ رنڈ پئیل اور بے تمیز لوگون نے مل
جل کر اس کام مین حصہ لیا اور جو یوم النشور کو
اوس انگریزی کو مسلے کے ہمراہ نشر ہوکر اقرار
البسرت و تصدیق اکمل کرین گے) یہ سوال
کرنے کو جی چاہتا ہے کہ آپ لوگون نے اوس
کی مسلمانی سے کیا فائدہ اوٹہایا بجز
اس کے کہ گول گول لڈو اور ایک ایک پیالہ
شربت اور وہ بہی اوس پیشہ کمائی کا جس
کا علم کہلا بیان بہی نہین ہو سکتا۔ کیا تم
اس شربت و مٹہائی کے محتاج تہے جس لالچ
سے اپنی اسلامی حیثیت پر دہبہ لگایا۔ شاید ہو
مگر ہمارا خیال یہی ہے کہ چہچہے قہقہے اور گہورا
گہاری کے جال مین آکر تم نے یہ وبال سر
لیا۔ اب ناظرین اون بیغیرت مجتہد علیہ الہباہت
جنہون نے تالیف قلب رنڈی کے زمرہ تلامیذ و مریدین
لیا شاباش دین۔ اور اون کو بہی جو پرسون
مقلد تہے کل وہابی آج غیر مقلد ہوئے اور
ترپا پچہ دیکہہ شام ہوتے ہوتے لا مذہب ہو گئے
اور اون کو بہی جو خدا کے گہر کو باولکا مال کہکر غضب
کرنا اور چوروں کی چیز ایسی نہین مہر مین لکہنا کہا نا
چاہتے تہے مگر ٹہکارے گئے۔ اور اون بزرگ
ریشون کو بہی جن کے چہرہ ان زیبا پر دس دس
بارہ بارہ انچہ لال کالو بال لٹک رہے ہین جو بے
ہر سنے مین وہ ریش فش یہ ہے تو خاصا کہی
اور وان کا کام دو۔ شاباشیان دو۔ خوب نام
اوچہالا۔ اچہا صاحب گاڑی آپکی دہی ہو گئے نعمت
اللہ کی ہے اسمین کسیکا اجارہ نہین جہان جا ہے
کام مین لائے مگر یاد رکہنا یہ خون پانی کی کمائی کا
مال بیگ شکم مین ہضم ہونا مشکل ہے۔ یہان
نہین تو وہان اس کا مزہ چکہنا ہی پڑیگا
کوئی اوس وقت کا سمان دیکہیے جبکہ یہ ریش
مبارک رنڈیون گندہ لیدون بات بات پر ملتی ہیں
اور ہو چکی کے حرام مال اوڑایا جاتا ہے اور پہولون پر
تا ؤ دیکر ثواب کی امید کا بہی دم چہلا ساتہ بندہا
ہوا ہے کیا اسیکا نام اسلام ہے حیف ہے
ان خیالات پر اور تف ہے اس حرام خوری پر کیا عجب
ہے کہ یہی فرشتے بکر و نکیر داڑہی کتر کر وہان بہی لٹکا دین گے
راقم۔ مصباح۔

اسلامی خبرین

ارسلان عثمانیہ نام سلطانی جہاز جس پر قریب دو
ہزار فوجی سپاہی سوار تہے۔ بلاد یمن کیطرف جاتا
ہوا بحر احمر مین پہونچتے ہی غرق ہونے لگا۔ فی الفور
کشتیان دوڑائی گئیں۔ اور لوگ اونمین سوار ہونے
لگے۔ مگر اوس پر بہی اوس جلدی اور گہبراہٹ مین
اہل جہاز سے پچاس آدمی طعمۂ اجل ہو گئے۔ باقی
سب کشتیون پر بیٹہ بیٹہ کر بمشکل جانبر ہوئے۔ پہر
بحکم سلطانی وہ جہاز بہی نکلوا لیا گیا اور اب بحری
کمپنی اس کی مرمت پر لگا دی گئی ہے۔
قصبۂ فیض واقع مراکو مین جہان ترکی ٹوپیون
کا ایک بڑا بہاری کارخانہ ہے) قبیلہ تو ساتشے
لوگ بڑا فتنہ و فساد برپا کیا کرتے تہے مگر الحمد للہ
کہ اب اونکی شرارتون کا انسداد سلطان عبدالعزیز
طور پر کر دیا ہے مفسدون کے بعض سرغنے گرفتار
ہو گئے۔ اور باقیون نے اس کام سے توبہ کر لی۔
لفٹننٹ تحسین بے گذشتہ شنبہ کو اورینٹ
ایکسپریس نام اسٹیمر مین سوار ہو کر لندن سے واپس
گئے۔ اب آن آنواب کا ملاحظہ کرنے جینوا گئے
جو وہان مسودہ کو مسلح کرنے کے لئے تیار ہو رہی ہین
اور وہان سے بعد مین ایک خاص مشن پر لندن
چلے گئے تہے۔
شاہ ایران نے ایک یہودی عالم کو اپنے ولیعہد
کا اتالیق مقرر کیا ہے۔ اس تقرر سے سلاطین
اسلام کی فراخ حوصلگی و بے تعصبی کا ثبوت ملتا
ہے اور برخلاف اس کے عالی ظرفی اور آزاد رائی
کی مدعی اقوام یورپ مین یہودیون کی جو مٹی خراب
ہو رہی ہے وہ محتاج بیان نہین۔ فرانس روس
اور جرمنی مین آجکل یہودی جہانون سے بہی بدتر
سمجہے جاتے ہین۔

جاسوسوں کی رپورٹیں

لارڈ کچنر رپورٹ کرتے ہیں کہ راہ حال سے ایک ۸۰ ڈچ مارے گئے ۷ مجروح ہوئے ۱۳۰ گرفتار ہوئے اور ۳۰ نے ہماری اتباع قبول کی اسکے علاوہ بہت سا گولہ بارود گاڑیاں گھوڑے غلہ و دیگر سامان رسد ہمارے ہاتھ لگا۔

ڈیوک ڈچز آف کارنوال نے آج صبح کو تجارتی و دوستانہ سوسائٹیوں کے ۲۰۰۰۰ آدمیوں کا پریڈ ملاحظہ کیا اسکے بعد ہز رائل ہائنیس یونیورسٹی میں گئے جہاں ڈاکٹر آف لا کا درجہ انہیں دیا گیا۔

پریٹوریا میں یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ابتک ۱۳ ہزار ۵۰۰ ڈچ میدان جنگ میں ہیں دشمن پھر مشرقی و مغربی ٹرانسوال میں جمع ہو رہے ہیں۔ ملبرگ سے لوٹتے وقت انگریزی دستوں نے ۳ ڈچوں کے ساتھ جنرل کیمبل کا سخت تعاقب کیا۔

اس مہینے کے اخیر میں ۹ کیولری رجمنٹوں کو جن میں ۵۰۰۰ سے ۶۰۰۰ تک سپاہی ہونگے جنوبی افریقہ کیطرف روانہ ہونیکا حکم ہوا ہے۔

مسز بوتھا انگلینڈ روانہ ہوئیں۔ لارڈ کچنر نے انہیں اجازت دی کہ مسٹر کروگر سے مل کر انکو صلح کرنے پر آمادہ کرے۔

کنیڈا میں ملکہ کی یادگار میں مقام اوٹاوا پر ایک قومی عجائب خانہ تعمیر ہوگا۔

مقام بالارٹ پر جنگ جنوبی افریقہ کے مقتول سپاہیوں کی ایک یادگار تعمیر ہوگی جسکا بنیادی پتھر ہز رائل ہائنس ڈیوک آف کارنوال نے رکھا۔

لارڈ کچنر رپورٹ کرتے ہیں کہ جنرل گرنفیل نے مقام وی سٹر یکارٹ پر قبضہ کیا اب یہاں ۵-۶ ہزار مع تابعشدہ ڈچوں کے ساتھ مقیم ہیں۔ دوسری فوجوں نے اور فتوحات حاصل کیں چند توپوں پر بھی قبضہ کیا۔

ایک پارلمنٹری رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جون اور جنوری کے درمیان خصوصاً اکتوبر و نومبر میں جنوبی افریقہ میں ۶۳۴ کھیت اور عمارتیں جلا دی گئیں۔

دول متفقہ کے نوٹ کے چینی جواب کے مسودہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ چین تاوان جنگ کو ۳۰ سال میں ادا کرنا چاہتا ہے۔ ہر سال پندرہ ملین دیا کریگا۔

لندن ٹائمس نے پیکن کے ایک رپورٹ سے مظہر ہے کہ تاوان جنگ ادا کرنے کے متعلق چینیوں نے جو درخواستیں کی ہیں وہ وزراء کو نامنظور ہیں۔

ایکسو چھ ڈچ مقتول اور دو ہزار دو سو ۱۰ اپریل میں گرفتار ہوئے۔

جب ٹرورو کے باشندوں نے جنرل ڈیکر کو ایک تلوار تحفۃً دی اوسوقت اوس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے ڈویژن کے ایک ممتاز سپاہی کا ذکر کیا اور کہا کہ اپنی فوجوں کو بغیر جوتے کے کوچ کرتے ہوئے اور بلا خوراک رہتے ہوئے دیکھکر مجھے یقین ہوا کہ برٹش فوج تمام یورپین فوجوں سے زیادہ مستعد ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر ونڈہام کے اسپیچ جو انہوں نے سپاہیوں کی تنخواہ بڑھانے کے متعلق کی تھی لوگوں کو بہت پسند آئی۔

اور ہوس آف کامنز کے ممبر اور اخبارات کا خیال ہے کہ فوجی ترقی کے لئے سپاہیوں کی تنخواہ بڑھانے کی سخت ضرورت ہے۔

حیدرآباد گیریزن رجمنٹ جس میں ایک ہزار سپاہی ہیں جبرالٹر روانہ ہوئی۔

ڈچوں کی ایک نئی فوج کیپ کالونی میں داخل ہوئی۔ اور افواہ ہے کہ ڈیویٹ بھی کیپ کالونی میں ہیں۔

مسٹر ولسن ہاؤسہولڈ رائفلز جو انگلینڈ سے کیپ آگئے ہوئے بہت کم عرصہ ہوا ہے اوس کے ۴۰ سپاہیوں نے میر یا سبرگ کے قریب ڈچوں سے مقابلہ کیا ۴ سپاہی مقتول اور ۹ مجروح ہوئے۔

امسال محکمہ بحری نے ۱۸۔۱۰ ہزار ٹن کے ۳ جہازات تیار کرائے ہیں۔ یہ جہازات سب سے بڑے اور تیز رو ہونگے۔ اور ہر ایک کی قیمت سوا ملین پونڈ ہوگی۔

تازہ رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ مسز میکنلی اب رو بصحت ہیں۔

نو آبادی کی فوجوں نے مقام زاوا گرشوک پر ڈچوں کو شکست دی۔

سینٹ پیٹرزبرگ میں سخت فساد ہوا ہے بہت سے ہڑتال مچانیوالے اور پولیس کے سپاہی مجروح ہوئے ہیں۔

سٹافرڈ کے کارخانہ میں جہاں پورے آدمی رہ سکے جاسکتے تھے آتشزدگی ہوئی۔ سات آدمی جل مرے۔

ٹائمز پیکن کے ایک تار سے مظہر ہے کہ فرنچ فوج کی روانگی کا جو حکم ہوا تھا اوس کے اب مخالفت ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی چیلی کو خالی کرنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ اوس نے ایک تازہ مہم میں شامل ہونے کے لئے ترغیب دی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر ملر چین کا فیصلہ ہو سکتے ہی دول یورپ کی ضمانت سے چین ۶۰ ملین پونڈ قرضہ لیگا۔

منشی عبدالغنی صاحب تحصیلدار اعظم گڈھ نے بنگال نارتھ ویسٹرن ریلوے پر چار ہزار کے ہرجانہ کی عجیب نالش کی ہے۔

قلمرو نظام میں پچھلے قحط کے باعث مالیہ میں ۴۴ لاکھ کی ہوئی قحط زدگان پر ایک کروڑ سوا لاکھ خرچ ہوا۔

بہار میں انتظام قحط زدگان میں دہو کہ دینے کے لئے حضور لاٹ صاحب پنجاب نے خوب خبر لی ہے۔

باگی پور میں عشرہ محرم پر سخت فساد ہوا۔ دہرم پور لسوان (سیتاپور) میں عشرہ محرم پر ہندو مسلمانوں میں فساد واقع ہوا۔

تعمیر دبارہ بنکی میں دلدل کا ہجوم کرو سین تیل کی مشعلوں کے ساتھ رات کو گذر رہا تھا۔ ۱۲۵ آدمی جل گئے جن میں سے ۲۵ مر گئے۔

محمد خلیل سب رجسٹرار بارہ سنگی معطل تہے بجرم خیانت مجرمانہ دو سال قید سخت کی سزا دیگئی ہے۔

ایسٹ انڈین ریلوے کی مسافر گاڑی دہلی کراچی ہتی پیر کی رات کو متصل مادہو پور پٹری سے اوتر گئی۔ مسافر بچگئے۔

بنوں کی ڈاک محسود ڈکیتوں نے متصل پیزو لوٹ لی۔ کل پارسل و ۱۰۰۰ نقد لے گئے۔ حفاظتی دستہ کے ساتھ ایک نمبردار مارا گیا۔

رنگون میں مٹی کے تیل کے ذخیرہ میں سخت آتشزدگی ہوئی۔ یہ واقعہ ۹ مئی کو ہوا ہے ایک انگریز اور ۱۲ دیسی جل مرے۔

حاجی عبدالکریم میونسپل کمشنر کانپور کی سزا ۶ ماہ قید ۶ ماہ معاف۔ ایک ہزار جرمانہ قائم رہا۔ میونسپل ٹھیکہ ناجائز لیا تھا۔

جبل پور میں یادگار قیصرہ کے لئے گھنٹہ گھر بنیگا۔ ۵۰ ہزار روپیہ صرف ہوگا۔ اس کا ۱۰ فیصدی چندہ کلکٹر دینگے۔

بمبئی سے ۱۰ میل فاصلے پر گورگاؤں نامی موضع پر ڈاکؤں نے آپڑے۔ ۳ گھنٹہ مقابلہ کرکے خشبو صوفیکل اسباب کو لوٹ لیا۔

صاحب امیر کابل نے ہند کی یورپین دوکانوں سے عظیم مقدار زیور جواہرات کی خرید فرمائی ہے۔

ذخیرہ درگائی ریلوے حال کی بارش سے ٹوٹ گئی تھی اب مرمت وغیرہ سے ٹھیک ٹھاک کی گئی ہے۔

دیہات سیالکوٹ میں بلوہ ہوا۔ وہاں تعزیری پولیس قائم ہوگی۔ نائب تحصیلدار کے قاتلوں میں سے ۵۲ آدمی پکڑے گئے

قلمرو عثمانیہ میں ہندی قحط زدوں کا چندہ قریب ساڑہے ۵ لاکھ پیاسٹر بیان کیا گیا یہ خبر ڈاک ولایت میں موصول ہوئی ہے۔

بلاسپور سے بلوہ کی خبر آئی۔ اہلکاروں کو قید کیا۔ بعد تحقیقات چھوڑ دیا گیا۔

الہ آباد یونیورسٹی میں امتحان پاس کرنیکے بعد وہی امیدوار داخل کالج ہوگا جو کم از کم ۱۷ برس کی عمر کا ہو۔

گیا کے جوتشی پنڈت دیودت شرمن نے حسب وعدہ کانپور میں مینہ برسایا۔ ۸ مئی کی تاریخ مقرر کی تھی وہ پوری ہوگئی۔

ڈیرہ غازی خان کو اندس ندی سے بچانے کی کوشش کارگر ہو رہی ہے۔ دریا چڑھا پر ہے لیکن خوف نہیں۔

دیوان میسور کی تنخواہ بجائے ۵ کے ۴ ہزار کی گئی۔ سابق دیوان سر شیشادری عیبہ ایلار نیس ۷ ہزار ماہوار پاتے تھے۔

شاہدرہ سے سہارنپور تک دخانی ٹرام بنانیکا ٹھیکہ ہوگیا۔ ایک شاخ باروت سے میرٹھ تک ہوگی۔

منصف صاحب آرہ پر الزام رشوت خواری کی رپورٹ مسٹر رچرڈسن نے بھیجدی۔ ہائیکورٹ غور کر رہی ہے۔

بنگورہ کے موضع پیز تھانہ انداس میں ایک بنگالی عورت ۳۳ سالہ سے بغیر کہائے پئے زندہ ہے۔

جنوبی وزیرستان کی فوج ملیشیا پر ۱۲ تاریخ کو ایک چھاپہ مارا گیا۔ ملیشیا کی فوج کے ۴ سپاہی قتل اور دو زخمی ہوئے۔ ان کی رائفلیں اور سامان جنگ لوٹ لے گئے فرقہ محسود کا کام ہے۔

طاعونی گوشوارہ

تاریخ	مبتلاء طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۱۲ مئی	۵۸	۵۱	۱۸۴
۱۳ "	۳۰	۳۷	۱۷۰
۱۴ "	۷۱	۵۱	۱۸۸
۱۵ "	۵۸	۳۸	۲۰۵
۱۶ "	۳۳	۵۴	۱۹۵
۱۷ "	۵۵	۳۰	۱۹۷
۱۸ "	۵۶	۳۳	۱۹۲

مطبع حمیدی واقع نئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔